ادبیات

غزل

از

(جناب آلم مظفرنگری)

رہینِ سوزِ وفا شادکام ہو نہ سکا
جلا پتنگ پہ جل کر تمام ہو نہ سکا

جو وقفِ بادہ کشی غرقِ جام ہو نہ سکا
بہ رتبۂ مے کدہ عالی مقام ہو نہ سکا

جو دل سے پیرِ مغاں کا غلام ہو نہ سکا
وہ مستحقِ مے لالہ فام ہو نہ سکا

گرا ہے خاک پہ مژگاں سے دیکھ وہ آنسو
کہ جس کا منزلِ دل میں قیام ہو نہ سکا

ازل کے دن سے بیان کر رہا ہوں میں پھر بھی
فسانۂ غمِ ہستی تمام ہو نہ سکا

حریمِ عرش ہو یا جلوہ گاہِ دیر و حرم
جوابِ دل تو کوئی بھی مقام ہو نہ سکا

نہ ہم نے دعوتِ تعظیمِ عشق دی اُن کو
ہمیں سے اپنا کبھی احترام ہو نہ سکا

ادائیں ان کی جھلکتی ہیں نور و ظلمت سے
حجاب اُن سے بہر صبح و شام ہو نہ سکا

جو روز میکدۂ دل سے لے کے پیتا ہے
رہینِ جلوۂ ساقی و جام ہو نہ سکا

پہنچ سکا نہ کبھی منزلِ حقیقت پر
صراطِ عشق میں جو تیز گام ہو نہ سکا

قسم وفا کی ہے صد ننگ زندگیِ وفا
وہ دردِ عشق جو ان کا پیام ہو نہ سکا

یہی تو بزمِ تمنا تھی بے خبر کہ جہاں
بقدرِ رقصِ شرر بھی قیام ہو نہ سکا

ہے اب تو مایۂ تسکینِ حیاتِ غم کے لئے
وہ داغِ دل کہ جو ماہِ تمام ہو نہ سکا

نوازشیں تو بہت کیں نگاہِ ساقی نے
ہمیں سے میکدے میں شغلِ جام ہو نہ سکا

آلم ہمیشہ رہا مقتدیِ پیرِ مغاں
جبھی تو اہلِ حرم کا امام ہو نہ سکا